

کتابِ دانیال - نمبر باسٹھ

ولیم ملر کی نبوتی بصیرت کے جواہر کی نقاب کشائی: ایڈونٹسٹ تحریک کے 'عظیم نور' سے انحراف کا تنقیدی جائزہ اور حقیقی بنیادوں کی طرف واپسی کی پکار

Jeff Pippenger

2024-01-26

ولیم ملر کے خواب کے جواہرات ملیرائٹس کی تاریخ کے مقابلے میں دس گنا زیادہ روشن ہوں گے۔ ان کی تاریخ کے دوران جس علم میں اضافہ ہوا، اس کے بارے میں ملیرائٹس کی سمجھ درست تھی، مگر مکمل نہ تھی۔ جب ان کی اس سمجھ کو زیادہ درست تاریخی سیاق میں رکھا جاتا ہے تو یہ زیادہ سنجیدہ مضمرات کی نشاندہی کرتی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف جواہرات سے مراد پیش کردہ نبوی حقائق کو وسعت دیتی ہے بلکہ آخری دنوں کی دس کنواریوں کے لیے آزمائش بھی قائم کرتی ہے۔ ملیرائٹس کی یہ سمجھ دو پیش رو چارٹس (1843 اور 1850) پر نمایاں کی گئی تھی۔ دونوں چارٹس حقوق کے باب دو میں جن لوحوں کی پیش گوئی کی گئی تھی، ان کی تکمیل تھی، اور روح نبوت نے اسی حیثیت سے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ یہ چارٹس حقوق کی تکمیل تھے اور یہی حقائق ایڈونٹ ازم کے بنیادی حقائق تھے۔

چند بنیادی سچائیوں کی سمجھ میں جلال کا اضافہ ہوا جب ملیرائٹس کو 22 اکتوبر 1844 کی عظیم مایوسی کے بعد آسمانی مقدس اور مقدس سے متعلق سچائیوں کی سمجھ دی گئی۔ لیکن 1856 میں ایڈونٹزم کا لاودکیائی حالت میں داخل ہونا، اور 1863 میں "سات زمانے" کو بالآخر رد کرنا، انہیں لاودکیہ کے بیابان میں لے گئے۔ 1850 کی دہائی کے بعد سے ایڈونٹزم کے ذریعے کوئی نمایاں سچائی سامنے نہیں آئی۔ اگر آپ اس دعوے پر شک کرتے ہیں، تو بتائیں کہ یہ کیوں غلط ہے۔

ملیرائٹس نے دانی ایل کے باب دو کو درست سمجھا تھا، مگر ان کی سمجھ محدود تھی۔ ایڈونٹسٹ تحریک کبھی ملیرائٹس کی فہم سے آگے نہ بڑھی۔ آج دانی ایل کے باب دو میں پیش کی گئی تمام آٹھ بادشاہتیں دیکھی جا سکتی ہیں، اور اسی طرح دانی ایل کی اس دعا کی رمزیت بھی جس میں اس نے نبوکدنصر کے خواب کے راز کو سمجھنے کے لیے دعا کی تھی۔ وہ راز آخری نبوی راز کی نمائندگی کرتا ہے (تمام نبی آخری ایام کی نشاندہی کر رہے ہیں)، اور اسی آخری نبوی راز کو یوحنا "یسوع مسیح کا مکاشفہ" قرار دیتا ہے۔ وہ راز اس وقت کھولا جاتا ہے جب "وقت نزدیک" ہو، بالکل اس سے پہلے کہ مہلت ختم ہو، اور وہ راز اب ان کے لیے کھولا جا رہا ہے جو دیکھنا چاہتے ہیں۔

کتاب دانیال میں "daily" "daily" کے بارے میں ملیرائٹ فہم کو الہام نے درست قرار دیا تھا، لیکن 1901 تک ایڈونٹزم نے اس بنیادی سچ کو رد کرنے کا عمل شروع کر دیا، اور 1930 کی دہائی تک ایڈونٹزم دوبارہ پرانے پروٹسٹنٹ موقف کی طرف لوٹ گیا، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ "daily" "daily" مسیح کی مقدس کی خدمت کے کسی پہلو کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس شیطانی نقطہ نظر کے بارے میں روح نبوت کہتی ہے کہ وہ "فرشتوں سے آیا جو آسمان سے نکال دیے گئے تھے"۔ آج "daily" "daily" کے درست ملیرائٹ نقطہ نظر کو نہ صرف بت پرستی کی علامت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے بلکہ ایڈونٹزم کی بغاوت کی علامت کے طور پر بھی، جو ان پر زور اور گمراہی لے آتی ہے جو سچائی سے محبت نہیں رکھتے۔

ملیرائٹس کی رہنمائی تیس سو سال کی مدت کے خاتمے کی درست تاریخ تک کی گئی، اور عظیم مایوسی کے فوراً بعد ایڈونٹسٹ تحریک نے اس پیشگوئی سے متعلق مزید روشنی کو تسلیم کیا، مگر 1856 سے 1863 تک، اور حتیٰ کہ آج تک بھی، "سات وقت" کو رد کر دینے کے باعث، وہ اس عقیدے سے

کوئی آگے بڑھتی ہوئی روشنی نہیں دیکھ سکے جسے وہ اپنا مرکزی ستون اور بنیاد قرار دیتے ہیں۔ آج "سات وقت" کو (جو دیکھنے کے لیے تیار ہیں) تئیس سو سالہ پیشگوئی کے ہر زمانی عرصے کے ساتھ براہ راست مربوط دیکھا جا سکتا ہے۔

پہلے انچاس سال اس چکر کی نمائندگی کرتے ہیں جس میں زمین ہر ساتویں سال آرام کرتی ہے، اور یہ عمل سات بار دہرایا جاتا ہے۔ چار سو نوے سال نہ صرف قدیم اسرائیل کے لیے آزمائشی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ زمین کو آرام دینے کے حکم کے خلاف بغاوت کتنے برس تک جاری رہے گی تاکہ مجموعی طور پر ستر برس پورے ہو جائیں جن کے دوران زمین کو آرام سے روکا گیا (جو اسی بغاوت کی اسیری کا زمانہ ہے)۔ وہ ہفتہ جس میں مسیح نے عہد کی تصدیق کی، اس کی ساخت یہ ہے کہ صلیب تک ساڑھے تین برس اور صلیب کے بعد ساڑھے تین برس۔ اسی ہفتے میں مسیح سب انسانوں کو جمع کر رہا تھا، کیونکہ اس نے کہا تھا کہ اگر وہ بلند کیا جائے تو وہ سب کو جمع کرے گا۔

اب اس دنیا کا فیصلہ ہو رہا ہے: اب اس دنیا کے حاکم کو باہر نکالا جائے گا۔ اور میں، اگر زمین سے بلند کیا جاؤں، تو سب لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لوں گا۔ یوحنا 12:31، 32۔

دو ہزار پانچ سو بیس دنوں کی وہ مدت، جس میں مسیح نے عہد کی تصدیق کی اور لوگوں کو اپنے پاس جمع کیا، ان دو ہزار پانچ سو بیس برسوں کی نمائندگی کرتی ہے جن میں خدا نے اپنے سرکش لوگوں کو اپنے عہد کے جھگڑے کی بنا پر منتشر کیا۔ 'سات وقت' جو اسرائیل کی شمالی بادشاہی کے خلاف نافذ کیے گئے، دو ہزار پانچ سو بیس برس پر مشتمل اس انتشار کی نمائندگی کرتے تھے جو 723 قبل مسیح میں شروع ہو کر 1798 میں ختم ہوا۔ 538 کا سال ان دونوں ادوار کو تقسیم کرتا ہے اور بارہ سو ساڑھے برس کے دو متواتر ادوار پیدا کرتا ہے۔ پہلا دور بت پرستی کے ہاتھوں مقدس مکان اور لشکر کی پامالی کی نمائندگی کرتا ہے، اور دوسرا دور پاپائیت کے ذریعے سرانجام دی گئی پامالی کی۔

"سات زمانے"، یعنی دو ہزار پانچ سو بیس برس، جو جنوبی مملکت کے خلاف تھے اور 677 قبل مسیح میں شروع ہو کر 1844 میں ختم ہوئے، ان کا اختتام 22 اکتوبر 1844 کو ہوا۔ یہ عہد کی لعنت کی علامت ہے، اور اس کا خاتمہ یوبیل کے صور کے بجنے سے ہوا جو یوم کفارہ کے دن پھونکا جانا تھا۔ ضد نمونہ یوم کفارہ، جو 22 اکتوبر 1844 کو شروع ہوا، ایک مدتِ زمانہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ تفتیشی عدالت کا دور ہے، اور اس مدت کے دوران سات کے مقدس سلسلے سے وابستہ یوبیل کا صور پھونکا جانا تھا۔

لیکن ساتویں فرشتے کی آواز کے دنوں میں، جب وہ نرسنگا پھونکنا شروع کرے گا، خدا کا بھید پورا ہو جائے گا، جیسا کہ اُس نے اپنے بندوں نبیوں کو بتایا ہے۔ مکاشفہ 10:7۔

ساتویں صور کا پھونکا جانا، جو 22 اکتوبر 1844 کو شروع ہوا، احبار باب پچیس میں بیان کردہ سات کے مقدس سلسلے کے یوبیل کے صور کی نمائندگی کرتا ہے۔ ملر کے پیروکار بالآخر تہئیس سو سالہ نبوت کے تعین تاریخ میں درست ثابت ہوئے، اور عظیم مایوسی کے فوراً بعد ایڈونٹسٹ تحریک نے اس کے بارے میں مزید سمجھ حاصل کی، لیکن ملر کا "جواہر" یعنی تہئیس سو سالہ عرصہ آج دس گنا زیادہ چمک رہا ہے۔ تہئیس سو سالہ عرصے کے اندر جو سات ادوار نمایاں کیے گئے ہیں، ان کی ہر نبوتی خصوصیت کا احبار کے ابواب پچیس اور چہبیس کے پچیس سو بیس سال ("سات گنا") سے براہ راست نبوتی تعلق ہے۔

میلراٹس نے مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور کیتھولکیت کے اس دعویٰ کو رد کر دیا کہ "تیرے لوگوں کے لٹیرے"، جنہوں نے "اپنے آپ کو بلند کیا" اور "گر پڑے"، انطپووس اپیفانس کی علامت ہے، اور وہ درست تھے۔ وہ جانتے تھے اور انہوں نے اس سچائی کا دفاع کیا کہ خدا کے نبوی کلام میں "تیرے لوگوں کے لٹیرے

جنہوں نے رؤیا کو قائم کیا" سے مراد روم ہے، نہ کہ کوئی نامعلوم اور تاریخی طور پر غیر اہم شامی بادشاہ جس نے رؤیا کو قائم کیا۔

آج ایڈونٹسٹ ماہرین الہیات یہ تعلیم دیتے ہیں کہ "تیری قوم کے لٹیرے" سے مراد انطیوخس اپیفانس ہے۔ آج وہ دلیل، جو ملرائیٹ تاریخ میں یہ مؤقف پیش کرتی تھی کہ سابقہ عہد کے وہ لوگ جنہیں چھوڑا جا رہا تھا نہ تو رؤیا کو سمجھتے تھے اور نہ سمجھ سکتے تھے (جو "تیری قوم کے لٹیروں" کی درست تفہیم سے ثابت ہوتی ہے)، ایک بار پھر انہی سابقہ عہد کے لوگوں کی طرف سے دہرائی جا رہی ہے جنہیں پھر سے چھوڑا جا رہا ہے۔

جہاں رویا نہیں، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں؛ لیکن جو شریعت پر قائم رہتا ہے، وہ مبارک ہے۔ امثال 29:18.

ملرائٹس نے درست طور پر یہ تعلیم دی کہ احبار باب 26 کے دو ہزار پانچ سو بیس سال ("سات زمانے") بائبل میں وقت سے متعلق سب سے طویل اور آخری پیشین گوئی تھی، لیکن لاوڈیکائی ایڈونٹزم نے 1863 میں اس "گوہر" کو رد کر دیا، اور آج یہ، (ان کے لیے جو دیکھنا چاہیں)، دیکھا جا سکتا ہے کہ نہ صرف ملرائٹس "سات زمانوں" کو بائبل کی سب سے طویل وقت کی پیشین گوئی قرار دینے میں درست تھے بلکہ یہ بھی کہ "لعنت"، جو خدا کا غضب ہے، اسرائیل کی شمالی اور جنوبی دونوں بادشاہتوں کے خلاف نافذ کی گئی۔

آج ان دو قہروں کے اپنے اپنے اختتام، جن پر کتاب دانیال (اور دیگر انبیا) گفتگو کرتی ہے، چھیالیس برس کے ایک عرصے کے دو سرے (اول اور آخر) کے طور پر نظر آتے ہیں—جب مسیح نے ملرائٹ ہیکل قائم کیا؛ جس کی تمثیل موسیٰ کے ان چھیالیس دنوں سے ملتی ہے جب وہ پہاڑ پر رہے اور بیابان کے خیمہ اجتماع کی تعمیر کے احکام لیتے رہے؛ اور بیرونیس کی جانب سے ہیکل کی چھیالیس برس پر مشتمل تعمیر نو سے بھی، جس کا حوالہ فریسیوں نے مسیح سے اپنی گفتگو میں دیا تھا، جب وہ ایک ایسے ہیکل کی تطہیر کے ذریعے اس کے "زندہ کرنے" کی بات کر رہے تھے جسے سوداگروں اور صرافوں نے گویا "تباہ" کر دیا تھا؛ اور اس کے انسانی ہیکل کے جی اٹھنے سے بھی، جو چھیالیس کروموسومز کے ساتھ تخلیق کیا گیا تھا۔ آج بھی ملرائٹ کی بنیادی سچائیاں پہلے کی طرح درست ہیں، مگر اب وہ دس گنا زیادہ عمیق ہو چکی ہیں۔

آج یہ دیکھا جا سکتا ہے (ان کے لیے جو دیکھنا چاہتے ہیں) کہ جب مسیح نے دانی ایل کے آٹھویں باب کی تیرہویں آیت میں اپنے آپ کو پلمونی کے طور پر متعارف کرایا (یعنی عجائب شمار کرنے والا، یا رازوں کا شمار کرنے والا)، تو وہ اس ربط کو پیش کر رہے تھے جو ایک ایسی رویا کے درمیان تھا جو تیس سو سال کی مدت کی نمائندگی کرتی تھی اور ایک دوسری رویا کے درمیان تھا جو پچیس سو بیس سال کی نمائندگی کرتی تھی۔ جب ان دو نبوتی ادوار کے باہمی تعلق کو سمجھا جاتا ہے، تو دیکھا جا سکتا ہے کہ ان کا براہ راست تعلق پاپائی حکمرانی کے بارہ سو ساٹھ سال سے ہے، جو آگے چل کر دانی ایل کے بارہویں باب کے بارہ سو نوے سال سے اور اسی آیت کے تیرہ سو پینتیس سال سے بھی مربوط ہے۔

نبوتی مدتوں کے براہ راست اور بھی بہت سے ربط ہیں جو دانیال باب آٹھ کی آیات تیرہ اور چودہ کی دو رؤیا سے وابستہ ہیں، لیکن انہیں صرف وہی لوگ پہچانتے ہیں جو دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر آج، ان سب زمانی مدتوں کے باہمی ربط سے بھی بڑھ کر، جنہیں ان دو رؤیا نے یکجا کیا ہے، پلمونی نام کا انکشاف ہے (عجیب شمار کرنے والا، یا رازوں کا شمار کرنے والا)۔ ملرائٹس ان دو آیات کے بارے میں درست تھے، مگر محدود، اور آج ایڈونٹزم محض مکمل اور سراسر تاریکی میں ہے۔

ٹھہرو اور حیران ہو جاؤ؛ چلاؤ اور چلاؤ؛ وہ مست ہیں، مگر مے سے نہیں؛ وہ لڑکھڑاتے ہیں، مگر قوی شراب سے نہیں۔ کیونکہ خداوند نے تم پر گہری نیند کی روح انڈیلی ہے اور تمہاری آنکھیں بند کر دی

ہیں: نبیوں اور تمہارے سرداروں، رؤیا بینوں کو اُس نے ڈھانپ دیا ہے۔ اور سب کی رویا تمہارے لیے اُس کتاب کے الفاظ کی مانند ہو گئی ہے جو مہر کی گئی ہے، جسے لوگ ایک پڑھا لکھے آدمی کو دے کر کہتے ہیں، براہ کرم اسے پڑھ؛ وہ کہتا ہے، میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ یہ مہر کی گئی ہے۔ اور وہ کتاب اُس کو دی جاتی ہے جو پڑھا لکھا نہیں، کہتے ہیں، براہ کرم اسے پڑھ؛ وہ کہتا ہے، میں پڑھا لکھا نہیں ہوں۔ اشعیاہ 9:29-12.

سسٹر وانٹ بتاتی ہیں کہ ولیم ملر کو مکاشفہ کی کتاب کے بارے میں "بڑی روشنی" دی گئی تھی، لیکن مکاشفہ کے ابواب بارہ، تیرہ، سترہ اور اٹھارہ کے بارے میں ان کی سمجھ، سیدھے الفاظ میں، درست نہیں تھی۔ وہ غلط فہمیاں دو مقدس چارٹس پر پیش نہیں کی گئیں، لیکن مکاشفہ کی کتاب کے باب نو سے جو بات پیش کی گئی ہے، وہ یہ "جوہر" ہے کہ اسلام کی نمائندگی تین "افسوس" کے ذریعے کی گئی ہے۔

"واعظین اور لوگ کتاب مکاشفہ کو پراسرار اور مقدس صحائف کے دیگر حصوں کی نسبت کم اہم سمجھتے آئے ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ یہ کتاب درحقیقت ایک مکاشفہ ہے جو خاص طور پر ان کے فائدے کے لیے دیا گیا ہے جو آخری ایام میں زندہ ہوں گے، تاکہ انہیں اپنی حقیقی حیثیت اور اپنی ذمہ داری معلوم کرنے میں رہنمائی ملے۔ خدا نے ولیم ملر کے ذہن کو نبوتوں کی طرف متوجہ کیا اور اسے کتاب مکاشفہ کے بارے میں بڑی روشنی عطا کی۔" ابتدائی تحریریں، 231.

سسٹر وانٹ کی تحریروں میں "عظیم نور" کی اصطلاح بہت معلوماتی ہے۔ ملر نے مکاشفہ کی کلیسیاؤں، مہروں اور نرسنگوں کو سمجھا، کیونکہ مقدس فرشتوں نے ان موضوعات کی طرف اس کی "توجہ مبذول کرائی"۔ ملر کو دیا گیا "عظیم نور" دو مقدس لوحوں پر پیش کیا گیا تھا، اور وہ عقیدتی سچائیاں جو "عظیم نور" تھیں، اس کے خواب میں "جواہرات" کے طور پر شناخت کی گئیں۔ ایڈونٹسٹ تحریک کو وہ "عظیم نور" دیا گیا، اور 1863 سے اس پر جعلی جواہرات چڑھا کر اسے چھپانا شروع کر دیا گیا۔ "نور" کا اصول یہ ہے کہ مسیح کسی فرد یا قوم کا فیصلہ اسی "نور" کی بنیاد پر کرتا ہے۔

صرف "روشنی" ہی کسی قوم کا فیصلہ نہیں کرتی، بلکہ وہ "روشنی" بھی کرتی ہے جو انہیں مل سکتی تھی اگر وہ مزاحمت نہ کرتے (جیسے انہوں نے 1856 میں کیا، جو بہت سی مثالوں میں سے محض ایک مثال ہے)۔ "روشنی" کے ساتھ وابستہ دوسری صفت یہ ہے کہ رد کی گئی "روشنی" کے نتیجے میں اسی کے مطابق متناسب درجے کی تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ ایڈونٹ ازم نے خدا کی طرف سے ملر کو دی گئی "عظیم روشنی" کو رد کیا اور اسے چھپا دیا، جو ایڈونٹ ازم کی بنیادوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

وہ جو ظاہر سے پرے دیکھتا ہے، جو سب انسانوں کے دلوں کو جانچتا ہے، اُن کے بارے میں یہ کہتا ہے جنہیں "بڑی روشنی" ملی ہے: 'وہ اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کے باعث نہ مصیبت زدہ ہیں اور نہ حیران۔' ہاں، انہوں نے اپنی ہی راہیں چن لیں، اور ان کی جان ان کی مکروہات میں خوشی کرتی ہے۔ میں بھی ان کی گمراہیاں اختیار کروں گا اور ان پر ان کے خوف لے آؤں گا؛ کیونکہ جب میں نے پکارا تو کسی نے جواب نہ دیا؛ جب میں نے کلام کیا تو انہوں نے سنا نہیں: بلکہ انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے بدی کی، اور وہ چیز اختیار کی جس میں مجھے خوشی نہ تھی۔' خدا ان پر زور دار گمراہی بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ پر ایمان لائیں، کیونکہ انہوں نے نجات پانے کے لیے سچائی کی محبت قبول نہ کی، بلکہ ناراستی میں خوش رہے۔' اشعیاہ 3:66، 4؛ 2؛ 11:2، 10، 12.

آسمانی معلم نے پوچھا: "ذہن کو بہکانے والی اس سے بڑی گمراہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ تم یہ دکھاؤ کرو کہ تم صحیح بنیاد پر تعمیر کر رہے ہو اور کہ خدا تمہارے اعمال کو قبول کرتا ہے، جبکہ حقیقت میں تم بہت سے کام دنیاوی حکمتِ عملی کے مطابق انجام دے رہے ہو اور یہوواہ کے خلاف گناہ کر رہے ہو؟ آہ، یہ ایک بڑا دھوکا ہے، ایک دل فریب گمراہی، جو اذہان پر قابض ہو جاتی ہے، جب

وہ لوگ جنہوں نے 'کبھی سچائی کو جانا تھا'، دینداری کی صورت کو اس کی روح اور قدرت سمجھ بیٹھتے ہیں؛ جب وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ دولت مند ہیں اور اموال میں بڑھ گئے ہیں اور انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں، جبکہ حقیقت میں انہیں ہر چیز کی ضرورت ہے۔" Testimonies، جلد 8، 249، 250.

لاوڈیکیہ، جس کا درجہ ایڈونٹزم نے 1856 میں اختیار کیا، اُن کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں کبھی "بڑی روشنی" دی گئی تھی، مگر جن کے مقدر میں "دوسرا تھسلنیکوں" کی "زور آور گمراہی" پانا لکھا ہے، اور جو ہر وقت یہ یقین رکھتے ہیں کہ جعلی سکے اور جواہرات داخل کر کے جو جھوٹی بنیاد انہوں نے کھڑی کی ہے وہ خدا کی طرف سے مقرر ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ بنیاد ریت پر بنی ہوئی ہے۔ ایڈونٹزم "ایک ایسی کلیسیا ہے جسے بڑی روشنی، بڑے ثبوت دیے گئے ہیں"، لیکن یہ ایسی "کلیسیا" ہے جس نے "وہ پیغام جو خداوند نے بھیجا" رد کر دیا ہے، اور تب سے "انتہائی غیر معقول دعوے اور غلط مفروضے اور غلط نظریات" قبول کیے ہیں۔

غیر مقدس خادمین خدا کے خلاف صف آرا ہو رہے ہیں۔ وہ ایک ہی سانس میں مسیح اور اس جہان کے خدا کی تعریف کر رہے ہیں۔ بظاہر وہ مسیح کو قبول کرتے ہیں، مگر براباً کو گلے لگاتے ہیں، اور اپنے اعمال سے کہتے ہیں: 'یہ شخص نہیں، بلکہ براباً! جو کوئی یہ سطور پڑھے، ہوشیار رہے۔ شیطان نے اس بات پر فخر کیا ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُس وحدت کو منحل کر دے جس کے لیے مسیح نے دعا کی تھی کہ وہ اُس کی کلیسیا میں موجود رہے۔ وہ کہتا ہے، 'میں نکلوں گا اور جھوٹ بولنے والی روح بن کر جنہیں میں فریب دے سکوں گا دوں گا، تنقید کروں گا، مذمت کروں گا، اور جھوٹ گھڑوں گا۔' اگر 'ایک ایسی کلیسیا جسے بڑی روشنی اور قوی شہادتیں ملی ہیں' دھوکے اور جھوٹی گواہی کے بیٹے کی پذیرائی کرے، تو وہ کلیسیا خداوند کا بھیجا ہوا پیغام ٹھکرا دے گی، اور نہایت غیر معقول دعوؤں، جھوٹے قیاسات اور غلط نظریات کو قبول کر لے گی۔ شیطان ان کی حماقت پر ہنستا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سچائی کیا ہے۔

بہت سے لوگ ہمارے مناہر پر کھڑے ہوں گے، ان کے ہاتھوں میں جھوٹی نبوت کا مشعل ہوگا، جو شیطان کی جہنمی مشعل سے جلایا ہوا ہوگا۔ اگر شکوک اور بے اعتقادی کی پرورش کی جائے، تو وفادار خادمین اُن لوگوں سے ہٹا دیے جائیں گے جو سمجھتے ہیں کہ وہ بہت کچھ جانتے ہیں۔ 'اگر تو جانتا ہوتا، مسیح نے فرمایا، 'ہاں تو بھی، کم از کم اسی اپنے دن میں، وہ باتیں جو تیری سلامتی سے تعلق رکھتی ہیں! لیکن اب وہ تیری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔'

تاہم خدا کی بنیاد مضبوطی سے قائم ہے۔ خداوند اُن کو جانتا ہے جو اُس کے ہیں۔ مقدس خادم کے منہ میں کوئی فریب نہ ہو۔ وہ دن کی طرح کھلا اور بدی کے ہر داغ سے پاک ہو۔ ایک مقدس خدمت اور مطبوعات اس نافرمان نسل پر سچائی کی روشنی چمکانے میں ایک قوت ہوں گے۔ روشنی، بھائیو، ہمیں مزید روشنی درکار ہے۔ صیون میں نرسنگا پھونک دو؛ مقدس پہاڑ پر خطرے کی صدا بلند کرو۔ خداوند کے لشکر کو مقدس دلوں کے ساتھ جمع کرو تاکہ وہ سنیں کہ خداوند اپنی امت سے کیا کہے گا؛ کیونکہ اُس نے ہر سینے والے کے لیے روشنی میں اضافہ کیا ہے۔ انہیں مسلح اور تیار ہونے دو، اور جنگ کے لیے آگے بڑھیں—زور آوروں کے مقابل خداوند کی مدد کو۔ خدا خود اسرائیل کے لیے کام کرے گا۔ ہر جھوٹی زبان خاموش کر دی جائے گی۔ فرشتوں کے ہاتھ اُن فریب کار منصوبوں کو الٹ دیں گے جو بنائے جا رہے ہیں۔ شیطان کی قلعہ بندیوں کبھی غالب نہ آئیں گی۔ تیسرے فرشتے کے پیغام کے ساتھ فتح ہوگی۔ جس طرح خداوند کے لشکر کے سردار نے یریحو کی دیواریں گرا دیں، اسی طرح خداوند کے حکموں کے ماننے والے لوگ غالب آئیں گے، اور تمام مخالف عناصر شکست کھائیں گے۔ کوئی جان خدا کے ان خادموں کی شکایت نہ کرے جو آسمانی پیغام لے کر اُن کے پاس آئے ہیں۔ اب اُن میں عیب نہ نکالو، یہ کہہ کر کہ، 'وہ حد سے زیادہ قطععی ہیں؛ وہ بہت سخت بولتے ہیں۔' وہ سختی سے بول سکتے ہیں؛ لیکن کیا اس کی ضرورت نہیں؟ اگر وہ اُس کی آواز یا اُس کے پیغام پر کان نہ دھریں تو خدا سننے والوں کے کان سنسنا دے گا۔ جو خدا کے کلام کی مزاحمت کریں اُن

کی وہ مذمت کرے گا۔

شیطان نے ہر ممکن تدبیر اختیار کی ہے کہ بطور قوم ہمارے درمیان کوئی ایسی چیز نہ آئے جو ہمیں ملامت اور توبیخ کرے، اور ہمیں اپنی غلطیوں کو ترک کرنے کی نصیحت کرے۔ لیکن ایک قوم ہے جو خدا کا تابوت اٹھائے گی۔ کچھ لوگ ہمارے درمیان سے نکل جائیں گے جو اب تابوت نہیں اٹھائیں گے۔ لیکن یہ سچائی کو روکنے کے لیے دیواریں کھڑی نہیں کر سکتے؛ کیونکہ وہ آخر تک مسلسل آگے بڑھتی اور بلند ہوتی جائے گی۔ ماضی میں خدا نے مردوں کو اٹھایا ہے، اور اس کے ہاں اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو موقع کے منتظر اور اس کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار ہیں—ایسے مرد جو ایسی پابندیوں میں سے گزر جائیں گے جو محض کچے گارے سے لپی ہوئی دیواروں کی مانند ہیں۔ جب خدا اپنی روح لوگوں پر ڈالے گا، وہ کام کریں گے۔ وہ خداوند کا کلام منادی کریں گے؛ وہ اپنی آواز نرسنگ کی مانند بلند کریں گے۔ سچائی ان کے ہاتھوں میں نہ گھٹے گی اور نہ اپنا اثر کھوئے گی۔ وہ لوگوں کو ان کی خطائیں، اور یعقوب کے گھرانے کو ان کے گناہ دکھائیں گے۔ واعظین کے لیے شہادتیں، 411-409۔

"daily" daily کی شیطانی علامت کو مسیح کی علامت قرار دینا اس کے مترادف ہے کہ "مسیح اور اس دنیا کے معبود کی ایک ہی سانس میں تعریف کی جائے۔ جبکہ ظاہراً وہ مسیح کو قبول کرتے ہیں، وہ براہاس کو اپناتے ہیں، اور اپنے اعمال سے کہتے ہیں، 'یہ آدمی نہیں، بلکہ براہاس'۔" ملر کے خواب میں جن حقائق کو "جواہرات" کے طور پر پیش کیے گئے، اور جو دو مقدس لوحوں پر تصویری طور پر بھی دکھائے گئے، وہی "عظیم نور" ہیں جو ملر کو دیا گیا تھا، اور جسے ایڈونٹزم نے رد کر دیا ہے۔

وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایک شیطانی علامت کے ساتھ مسیح کی حمد کر رہے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ وہ خدا کی بنیاد پر کھڑے ہیں، حالانکہ وہ بنیاد جعلی ہے جو اس غلط عقیدتی ڈھانچے پر اپنا موقف قائم کرنے والے سب کو شدید گمراہی میں ڈال دیتی ہے۔ آفتاب تلے کچھ بھی نیا نہیں، اور جدید اسرائیل صرف قدیم اسرائیل کے پیغمبرانہ نقش قدم پر چل رہا ہے۔

میرے دل پر ایک بات کا بوجھ ہے: خدا کی محبت کا شدید فقدان؛ یہ محبت روشنی اور سچائی کی مسلسل مزاحمت کے باعث کھو دی گئی ہے، اور ان لوگوں کے اثر کے سبب بھی جو سرگرم خدمت میں مشغول رہے ہیں، جنہوں نے شواہد پر شواہد کے باوجود خدا کے بھیجے ہوئے پیغام کے کام کا توڑ کرنے کے لیے اپنا اثر استعمال کیا ہے۔ میں انہیں یہودی قوم کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں: کیا ہم اپنے بھائیوں کو مہلت کے بالکل انجام تک اسی اندھی مزاحمت کے راستے پر چلنے کے لیے چھوڑ دیں؟ اگر کبھی کسی قوم کو سچے اور وفادار نگہبانوں کی ضرورت رہی ہے، جو خاموش نہ رہیں، جو دن رات پکاریں اور خدا کی دی ہوئی تنبیہیں سنائیں، تو وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہیں۔ جنہیں بڑی روشنی ملی، مبارک مواقع عطا ہوئے، جو کفر ناحوم کی مانند امتیاز کے اعتبار سے آسمان تک بلند کیے گئے، کیا وہ عدم اصلاح کے باعث اس تاریکی کے سپرد کر دیے جائیں گے جو دی گئی روشنی کی عظمت کے مطابق ہو؟

میری اپنے ان بھائیوں سے درخواست ہے جو جنرل کانفرنس میں جمع ہوں گے کہ لاودیکیوں کو دیا گیا پیغام پر کان دھریں۔ کیا ہی اندھے پن کی حالت ہے ان کی! اس موضوع کی طرف آپ کی توجہ بارہا دلائی گئی ہے، مگر آپ کی اپنی روحانی حالت سے بے اطمینانی اتنی گہری اور دردناک نہ رہی کہ اصلاح کا کام ہو سکے۔ 'تو کہتا ہے، میں دولت مند ہوں، اور مال و اسباب میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں؛ اور تجھے خبر نہیں کہ تو بدحال، قابل ترس، غریب، اندھا اور ننگا ہے۔' خود فریبی کا گناہ ہماری کلیسیاؤں پر ہے۔ بہتوں کی مذہبی زندگی ایک جھوٹ ہے۔ Manuscript Releases، جلد 16، 106، 107۔

"کفر ناحوم" وہ شہر تھا جسے یسوع نے اپنا شہر چنا تھا۔

کفرناحوم میں یسوع اپنے آنے جانے کے سفروں کے درمیانی وقفوں میں رہا کرتے تھے، اور وہ جگہ 'ان کا اپنا شہر' کہلانے لگی۔ وہ بحیرہ جلیل کے کناروں پر واقع تھا اور خوبصورت میدان جنیسارت کی سرحد کے نزدیک تھا، بلکہ ممکن ہے کہ وہ اسی پر واقع تھا۔ زمانوں کی آرزو، 252۔

مسیح نے کفرناحوم کو اسی طرح چنا جیسے اس نے قدیم زمانے میں یروشلم کو چنا تھا۔

اور اس کے بیٹے کو میں ایک قبیلہ دوں گا تاکہ میرے بندے داؤد کو یروشلم میں، جو وہ شہر ہے جسے میں نے وہاں اپنا نام رکھنے کے لیے چنا ہے، ہمیشہ میرے حضور ایک چراغ رہے۔ 1 سلاطین 11:36

مسیح نے 1844 میں ایڈونٹسٹ تحریک کو اپنے شہر کے طور پر منتخب کیا، اور 1863 تک، ایڈونٹسٹ تحریک نے "یریحو" شہر کو، جو لودیکیائی آرام و خوش حالی کی علامت ہے، دوبارہ تعمیر کر لیا تھا۔ قدیم اسرائیل کی طرح، جدید اسرائیل کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ ایڈونٹسٹ تحریک سمجھتی ہے کہ وہ خدا کے خاص شہر کے شہری ہیں، لیکن انہوں نے اس "بڑی روشنی" کو رد کر دیا ہے جو شہریت کا ثبوت مہیا کرتی ہے۔ شیلو میں، عیسیٰ، حفنی اور فینحاس کے زمانے کی مانند، ایڈونٹسٹ تحریک کا انصاف اسی "بڑی روشنی" کے مطابق کیا جائے گا جسے قبول کرنے کا انہیں موقع دیا گیا تھا۔

"خدا کے کہلانے والے فرزندوں میں کتنا کم صبر ظاہر ہوا ہے، کتنے تلخ الفاظ کہے گئے ہیں، اور جو ہمارے ایمان کے نہیں ہیں ان کے خلاف کتنی مذمت کی گئی ہے۔ بہت سوں نے دیگر کلیسیاؤں سے تعلق رکھنے والوں کو بڑے گناہگار سمجھا ہے، حالانکہ خداوند انہیں اس طرح نہیں دیکھتا۔ جو لوگ اس نظر سے دوسری کلیسیاؤں کے اراکین کو دیکھتے ہیں، انہیں خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جن کی وہ مذمت کرتے ہیں، ممکن ہے ان کے پاس روشنی بہت کم ہو، مواقع اور مراعات بھی کم ہوں۔ اگر ان کے پاس وہ روشنی ہوتی جو ہماری کلیسیاؤں کے بہت سے اراکین کو ملی ہے، تو وہ کہیں زیادہ تیزی سے آگے بڑھ سکتے تھے اور دنیا کے سامنے اپنے ایمان کی بہتر نمائندگی کر سکتے تھے۔ جو اپنی روشنی پر فخر کرتے ہیں، مگر اُس میں چلنے میں ناکام رہتے ہیں، ان کے بارے میں مسیح فرماتا ہے، 'لیکن میں تم سے کہتا ہوں، عدالت کے دن صور اور صیدا کے لیے تم سے زیادہ برداشت ہوگی۔ اور تو اے کفرناحوم [ساتویں دن کے ایڈونٹسٹ، جنہیں بڑی روشنی ملی ہے]، جو [مراعات کے لحاظ سے] آسمان تک بلند کیا گیا ہے، پاتال میں گرا دیا جائے گا؛ کیونکہ اگر وہ بڑے کام جو تیرے ہاں کیے گئے ہیں سدوم میں کیے جاتے تو وہ آج کے دن تک باقی رہتا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے ملک کے لیے تم سے زیادہ برداشت ہوگی۔' اسی وقت یسوع نے جواب دے کر کہا، 'اے باپ، آسمان و زمین کے خداوند، میں تیرا شکر کرتا ہوں، کیونکہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں [اپنی ہی نگاہ میں] سے چھپا رکھی ہیں اور ننھے بچوں پر ظاہر کر دی ہیں۔'"

اور اب، چونکہ تم نے یہ سب کام کیے ہیں، خداوند فرماتا ہے کہ میں صبح سویرے اٹھ کر تم سے کلام کرتا رہا، مگر تم نے نہ سنا؛ اور میں نے تمہیں پکارا، لیکن تم نے جواب نہ دیا؛ اس لیے میں اس گھر کے ساتھ بھی ویسا ہی کروں گا جو میرے نام سے کہلاتا ہے، جس پر تم بھروسا رکھتے ہو، اور اس جگہ کے ساتھ بھی جو میں نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو دی تھی، جیسے میں نے شیلوہ کے ساتھ کیا۔ اور میں تمہیں اپنی نگاہ سے دور کر دوں گا، جیسے میں تمہارے سب بھائیوں کو، حتیٰ کہ افرائیم کی ساری نسل کو، دور کر چکا ہوں۔

خداوند نے ہمارے درمیان نہایت اہم ادارے قائم کیے ہیں، اور ان کا انتظام دنیاوی اداروں کی طرح نہیں بلکہ خدا کے مقرر کردہ نظام کے مطابق ہونا چاہیے۔ ان کا انتظام یکسوئی کے ساتھ اس کے جلال کے لیے کیا جائے، تاکہ ہر ممکن طریقے سے ہلاک ہونے والی جانیں نجات پائیں۔ خدا کے لوگوں کے پاس روح کی گواہیاں آچکی ہیں، پھر بھی بہتوں نے توبیخوں، تنبیہات اور نصیحتوں پر توجہ نہیں دی۔

'اب یہ سنو، اے احمق اورے فہم قوم؛ جن کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتی نہیں؛ جن کے کان ہیں مگر سنتی نہیں: کیا تم مجھ سے نہیں ڈرتے؟ خداوند فرماتا ہے؛ کیا میری حضوری میں نہ کانپو گے، جس نے ایک دائمی فرمان کے مطابق سمندر کے لیے ریت کو حد ٹھہرائی ہے تاکہ وہ اسے پار نہ کر سکے؟ اور اگرچہ اس کی لہریں خود کو اچھالتی ہیں، تو بھی وہ غالب نہیں آ سکتیں؛ اگرچہ وہ گرجتی ہیں، تو بھی وہ اس پر سے گزر نہیں سکتیں۔ لیکن اس قوم کا دل سرکش اور باغی ہے؛ وہ برگشتہ ہو کر چلی گئی ہے۔ وہ اپنے دل میں یہ نہیں کہتے کہ آؤ اب ہم خداوند اپنے خدا سے ڈریں، جو اپنے موسم میں پہلی اور پچھلی دونوں بارشیں دیتا ہے؛ وہ ہمارے لیے فصل کے مقررہ ہفتوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ تمہاری بدکرداریوں نے یہ چیزیں تم سے دور کر دی ہیں، اور تمہارے گناہوں نے تم سے اچھی چیزیں روک لی ہیں۔ . . . وہ یتیم کے مقدمے، ہاں یتیم کے مقدمے کا فیصلہ نہیں کرتے، پھر بھی وہ کامیاب ہیں؛ اور محتاج کے حق کا فیصلہ نہیں کرتے۔ کیا میں ان باتوں کے سبب سے مواخذہ نہ کروں؟ خداوند فرماتا ہے؛ کیا میری جان ایسی قوم پر انتقام نہ لے گی؟'

"کیا خداوند کو یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑے گا، 'اس قوم کے لیے دعا نہ کر، نہ ان کے لیے فریاد اور نہ دعا بلند کر، نہ ہی میرے حضور شفاعت کر: کیونکہ میں تیری نہ سنوں گا؟' اسی لیے بارشیں روک لی گئی ہیں، اور پچھلی بارش نہیں ہوئی۔۔۔ کیا تو اب سے مجھے نہ پکارے گا، آے میرے باپ، تو میری جوانی کا رہنما ہے؟" ریویو اینڈ پیرلڈ، 1 اگست، 1893.

ہم اگلے مضمون میں مکاشفہ کی کتاب کے بارے میں ولیم ملر کو دی گئی "عظیم روشنی" پر غور و فکر جاری رکھیں گے۔

جب مسیح دنیا میں اس لیے تشریف لائے کہ دین حقیقی کا نمونہ پیش کریں اور اُن اصولوں کو سربلند کریں جو انسانوں کے دلوں اور اعمال کی رہنمائی کریں، تو جن کے پاس اتنا عظیم نور تھا اُن پر باطل کی گرفت اتنی گہری ہو چکی تھی کہ وہ اب نور کو سمجھتے ہی نہ تھے، اور حق کی خاطر روایت چھوڑ دینے کا کوئی میلان نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے آسمانی معلم کو رد کر دیا، انہوں نے خداوند جلال کو مصلوب کیا، تاکہ اپنی رسومات اور اپنی خودساختہ اختراعات کو برقرار رکھ سکیں۔ آج دنیا میں بھی یہی روح نمایاں ہے۔ لوگ حق کی تحقیق سے گریزاں ہیں، مبادا ان کی روایات متزلزل ہو جائیں اور چیزوں کا ایک نیا نظام قائم ہو جائے۔ انسان میں خطا کا مسلسل امکان رہتا ہے، اور وہ فطری طور پر انسانی خیالات اور علم کو حد سے زیادہ بلند کرنے کی طرف مائل ہے، جبکہ الہی اور ابدی کو نہ پہچانا جاتا ہے نہ اس کی قدر کی جاتی ہے۔ سبت اسکول کے کام کے بارے میں نصیحتیں، صفحہ 47.